جہاں نسواں

فرینہ غزل

# کبھی اے نوجواں مسلم، تدبر بھی کیا تو نے؟

وہ خوش قسمت قومیں جنہوں نے دین مبین کو دل سے قبول کیا اس کی روشن دلیلوں کو مانا اور اس دین برحق کی پیروی کی انکا وجود تاریخ کا درخشاں باب بن گیا۔ اسلام کو اپنایا تو وہ مسلمان جو کفر وعصیان کی ظلمت میں ڈوب کر بے بس ولاچار ہو گئے تھے، قوت ایمانی کے بل بوتے پر ایک مضبوط طاقت بن کر ابھرے اور قیصرو کسریٰ جیسی مضبوط اور عظیم بادشاہتوں کو اپنے قدموں تلے روند ڈالا۔ کفر کے ان ایوانوں میں جہاں فرعونیت وشیطانیت دھاڑتی اور چنگھارتی تھیں۔ جہاں انسانیت سسکتی تھی، جہاں نسوانیت کی دھجیاں بکھیری جاتی تھیں، جشن بدمستی منایا جاتا تھا، جام سے جام ٹکرائے جاتے تھے انہی ایوانوں میں اسلام کے فرزندوں نے نسوانیت کو عزووقار بخشا، شیطنت کے مکروہ جال کو توڑ اور بکھیر کے رکھ دیا اور انہی ایوانوں میں مؤذنوں کی شیریں آوازیں گونجنے لگیں۔ دنیا کی وہ وسیع و عریض سلطنتیں جن کے دشمنوں کے راستے میں بڑے بڑے دریا اور صحرا حائل ہو جاتے تھے اور سنگلاخ چٹانیں سر اٹھاتی تھیں۔ جنہیں سر کرنا انسانی تصور سے بھی بالا سمجھا جاتا تھا، انہیں جذبہ جہاد سے معمور، جذبہ ایمانی سے سرشار صحابہ کرامؓ کی نہایت قلیل تعداد نے نہایت قلیل وقت میں مفتوح اور مسخر کیا۔ اور ایسی ایسی عظیم الشان کامیابیاں حاصل کیں کہ غیر مسلم قومیں آج تک ان فتوحات پر حیران ہیں اور اس زمانے کی فتوحات کا خوف آج بھی انکے ذہنوں کے کونے کھدروں میں سمایا ہوا ہے۔

مسلمانوں سے خوف زدہ ذہن نے ان کی قوت وشوکت، جلالت وہیبت، رعب و دبدبے اور شکوہ و عظمت کے اسباب ڈھونڈے۔ ان کا توڑ ڈھونڈا۔ نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے کہ مسلمان قوم اب ٹی وی اور وی سی آر کے جال میں پھنس کر اپنی شناخت بھول چکی، اپنی اعلیٰ روایات کو پس پشت ڈال دیا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری جگمگاتی تاریخ کے سامنے اندھیروں کے بادل ہیں اور یہ اندھیرے ہمارے اندر سے اٹھ رہے ہیں۔ یہ اندھیرے ہمارے گھروں سے اٹھ رہے ہیں۔ تاریکیوں کی یہ دبیز تہیں ٹی وی۔ وسی سی آر کا کرشمہ ہیں۔ وہ کون سی بے حیائی ہے جو ان فلموں میں نہیں دکھائی جاتی مرد عورت کے تعلق کا وہ کونسا پہلو ہے جو پوشیدہ رکھا جاتا ہے مگر یہ سب بے ہودگی ماں بیٹی کے سامنے۔ بھائی بہن کے سامنے اور باپ بیٹے کے سامنے بیٹھ کر بڑے مزے سے دیکھتے ہیں۔ بیٹی ماں سے نہیں شرماتی اور نہ بھائی بہن سے شرماتا ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ آج بیٹی کا اپنے باپ سے، بہن کا اپنے بھائی سے اور بیوی کا اپنے شوہر سے بات کرنے کا انداز بدل گیا۔ اٹھنے بیٹھنے کا انداز بدل گیا۔ وہ حجاب نہیں رہا، وہ شرم نہیں رہی، وہ بات نہیں رہی۔ بہن اپنے بھائی سے کہتی ہے کہ مجھے "جتندر" پسند ہے "عامر خان" پسند ہے۔ ادھر بھائی کو "جیا پرادہ" اور "سری دیوی" پسند ہوتی ہے۔ "پوجا بھٹ" پسند ہوتی ہے لیکن یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ماں کے پاس چلے جائیں تو اسے اپنے دور کا "ششی کپور" پسند ہوگا باپ کو کوئی اور انڈین اداکارہ پسند ہوگی۔ اور یہ

سب باتیں بڑے فخریہ انداز میں کی جاتی ہیں۔ اپنے آپ کو ماڈرن ظاہر کرنے کیلئے جن انڈین فلموں کے نام چٹخارے لے لے کر بیان کئے جاتے ہیں یہ وہی انڈیا ہے جس نے قیام پاکستان کے وقت پاکستان کی ستر ہزار بیٹیوں کو یرغمال بنا کر اپنے پاس رکھ لیا تھا اور پھر ان معصوم اور پاکباز مسلمان بیٹیوں نے ہندو بچوں کو جنم دیا تھا۔ ان پر ظلم و ستم کیا گیا تھا کیا ہم اس انڈیا کے گن گائیں جو اسلام کا ازلی دشمن ہے جو ہمارے ملک پر گھات لگائے بیٹھا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ ہمیں اپنے بچوں کو۔ اپنی نوجوان نسل کو بتانا ہوگا کہ ہماری آئیڈیل شخصیات یہ ننگ مذہب و ملت اور بدکردار اور بے حیائی پھیلانے والے لوگ نہیں ہوسکتے بلکہ ہماری آئیڈیل شخصیات تو حضرت عائشہ، حضرت خدیجہ، حضرت فاطمہ، خلفائے راشدین اور خود نبی محترم ﷺ ہیں ہمیں ان کی طرز زندگی کو اپنانا ہوگا انکے اوصاف کی پیروی کرنا ہوگی۔

یہ مغرب کیا ہے؟ یہ مغربی کلچر کیا ہے؟ یہ صرف بے حیائی ہے، برائی ہے، بے ہودگی ہے، اس نے ہمیں کچھ نہیں دینا سوائے ذلت و رسوائی کے۔ سوچنے کی بات ہے کہ مغرب تو وہ کھائی ہے جہاں جا کر سورج بھی غروب ہوجاتا ہے کیا ہم اس کی تقلید کریں گے؟ کیا ہم اس معاشرے کی پیروی کریں گے جو بے حیائی کا گڑھ ہے، جہاں رشتوں کا کچھ تقدس نہیں، کچھ پاس نہیں، جہاں عورت کے استعمال کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ جہاں اس کا کوئی نگہبان نہیں کوئی محافظ نہیں وہ خود ہی اپنی محافظہ ہے۔ اور خود ہی اپنی بیوپاری ہے۔ جہاں اس کا کوئی باپ بھائی نہیں جو اسے تحفظ دے سکے۔ جو صرف اسے گھر کی زینت سمجھے۔ کیا ہم ایسے معاشرے کی پیروی کرینگے جو ہمیں صرف آزادی اور بے حیائی کی دعوت دے جو ہمیں سبق دے کہ زندگی صرف عیش و عشرت کا نام ہے جو ہمیں ہمارے مذہب سے، ہماری کتاب سے اور ہمیں اپنے اللہ سے دور کردے۔ یہاں ایک مرتبہ پھر تاریخ کا حوالہ دینا پڑیگا کہ مسلمانوں کی اموی، عباسی، ہسپانوی اور مغلیہ سلطنتوں کی کئی کئی سو سالہ عظیم الشان حکمرانی کے زوال کے اسباب کی ابتدا بھی عیش و عشرت شراب و شباب اور رنگ و سرور کی محفلوں سے ہوئی تھی لیکن افسوس کہ آنے والی نسلوں کو کوئی یہ کہنے والا نہیں کہ اپنی کتابوں کو پڑھو اپنی تاریخ کو پڑھو اپنے قرآن کو پڑھو۔ اپنے آپ کو سمجھو کہ ہم کون تھے کون ہیں اور کیا ہونے چاہئیں؟ آج گھروں سے باہر نکل کر دیکھیں تو ریشمی کپڑوں میں لپٹے ہوئے یہ مدقوق سے نوجوان ذہنی پستی اور آوارگی کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔ ان کے چہروں پر وہ رونق نہیں، خون میں وہ حدت نہیں وہ جذبہ نہیں وہ غیرت نہیں جو زندہ قوم کی نشانی ہوا کرتی ہے۔ کیا ان نوجوانوں نے ملک و قوم کی تعمیر کرنی ہے؟ کیا سرحدوں کی حفاظت کرنی ہے؟ ان ریشم میں لپٹے ہوئے نازک نازک نوجوانوں کے حلیوں کو دیکھیں اور ان مردانہ مردانہ سی لڑکیوں کے حلیوں کو دیکھیں، کیا مسلمانوں کی وراثت میں اب یہی عجیب الخلقت مخلوق ہی رہ گئی ہے؟ کیا یہ عجیب و غریب وضع قطع کی نسل ہی اب مسلمان کہلائے گی؟ اس کے بارے میں قرآن کریم میں واضح ارشاد ہے کہ:

''جب مسلمان قوم اپنے حلیے اور مذہب کو بدل دے گی ان پر غیر مسلم قوموں کو مسلط کر دیا جائیگا۔''

آج حلیوں پر غور کیجئے اور مسلمانوں پر غیر مسلم قوموں کے تسلط کا جائزہ لیں بوسینا میں دیکھیں، کشمیر پہ دیکھیں، فلسطین میں دیکھیں، وہاں کیا ہو رہا ہے؟ اگر ہم وہاں کے حالات دیکھتے ہیں تو صرف اس قدر کہہ پاتے ہیں

کہ ہائے بیچارے مسلمان! کبھی یہ نہیں کہتے کہ آہ مسلمانو! تم نے کیوں اپنے مذہب کو چھوڑ دیا، کیوں تم نے اتحاد کی روش کو چھوڑ دیا۔ کیوں اپنے ایمان کو میٹھی نیند سلا دیا۔ تم کیوں اپنے بھائیوں کی مدد کو نہیں پہنچتے تمہاری غیرت و حمیت کہاں جا سوئی ہے کیوں تم نے اپنی آنکھوں پر بے حسی اور بزدلی کی پٹی باندھ لی ہے......؟ کیا اللہ نے تم سے وعدہ نہیں کیا کہ "اگر تم ایمان میں پختہ ہوئے تو میں ہزاروں کے مقابلے سینکڑوں کو فتح دونگا۔" کیا اللہ نے تم سے وعدہ نہیں کیا کہ "مجھے یاد رکھو میں تمہاری مدد سے غافل نہیں رہوں گا۔" کیا اللہ نے تم سے وعدہ نہیں کیا کہ "تم مجھ پر توکل کرو میں راہ نکالوں گا۔"

پھر تمہیں کیا ہچکچاہٹ ہے کون سا امر مانع ہے کس چیز نے تمہیں روک رکھا ہے کیا آج کے زمانے میں کوئی محمد بن قاسم نہیں کوئی طارق بن زیاد نہیں کوئی خالد بن ولیدؓ نہیں۔ آج مسلمان ماؤں کی گود سے نکلنے والا بچہ ڈسکو ڈانسر کیوں ہے؟ آہ، کوئی حجاج بن یوسف بھی نہیں جس نے قوم کی ایک بیٹی کی پکار پر جان کی بازی لگا دی تھی اور آج تو کشمیر کی ہزاروں بیٹیاں بے یارومددگار ہیں وحشی درندوں کے سامنے بے بس ہیں۔

مسلمانو! نوجوانو! آج تمہاری بہنوں کے سروں سے آنچل اتارے جا رہے ہیں کیا تمہیں شرم نہیں آتی۔ اے مسلمانو! آج تمہاری بیٹیوں کی عصمت کو تار تار کیا جا رہا ہے کیا تمہیں غیرت نہیں آتی۔ تمہاری ماؤں کے سروں سے بزرگی کی چادر کھینچی جا رہی ہے، کیا تمہیں احساس نہیں.....؟ کہاں ہیں وہ مسلمان جنہوں نے دجلہ کے کنارے کشتیوں کو جلا دیا تھا اور کہا تھا کہ "یا فتح یا شہادت!"

آج وہ جیالے نظر نہیں آتے البتہ وہ نرالے نظر آتے ہیں۔ جو جگہ جگہ ٹائروں کو جلا کر اپنے وطن کی فضاؤں کو آلودہ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ فرض ادا ہو گیا۔

کیا تم نے کبھی سورۃ النساء کی اس آیت مبارکہ پر غور کیا۔

"اور تمہارے پاس کیا عذر ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد نہ کرو جن میں کچھ عورتیں۔ کچھ مرد اور کچھ بچے ہیں۔ جو دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو اس بستی سے باہر نکال جس کے رہنے والے سخت ظالم ہیں۔ ہمارے لئے غیب سے کسی دوست کو بھیج کسی حامی کو بھیج جو لوگ سچے ایماندار ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔"

دیکھو یہ قرآن کی پکار ہے یہ نبی محترم ﷺ کی پکار ہے یہ رب العالمین کی پکار ہے آؤ اپنی کتاب کی طرف آؤ اپنے رب کی طرف آؤ۔

ان سرخ نیلے پیلے کپڑوں سے ان ریشمی لبادوں سے ان سونے کی زنجیروں اور چاندی کے کڑوں سے اپنے آپ کو آزاد کرالو کہ یہ نسوانیت کی علامت ہیں یہ مردوں کیلئے تمغہ جہالت ہے جاہل اور بھٹکی ہوئی قومیں کبھی منزل تک نہیں پہنچتیں۔ اپنے آپ کو مغربیت کے اندھیروں سے نکالو ڈسکو ڈانس نے تمہاری ہڈیوں کی چولوں کو ہلایا ہے ذرا اپنے جسموں کو ساکن کر کے غور کرو کہ تمہاری اصل پہچان کو کون مسخ کر رہا ہے تمہارے وطن کی چولوں کو کون ہلا رہا ہے کون لوگ ہیں جو اسے شکست میں لپینے کی کوشش کر رہے ہیں اب اس قدر بھی غافل نہ ہو جاؤ ورنہ کس دھرتی پر کھڑے ہو کر اپنی ماؤں بہنوں کو یہ مضحکہ خیز ڈانس دکھاؤ گے.....؟